شیخ الحدیث مولانا عبد الحقؒ کا قومی اسمبلی میں خطاب

عورتوں کے حقوق، مقام، دائرہ کار اور اسلامی تعلیمات

میں مطالبہ کرتا ہوں کہ عورتوں کی تمام سرگرمیوں اور ترقیوں کو اسلام کے دائرہ میں لایا جائے جو اسلامی احکام کے خلاف نہ ہوں

> ۱۸ دسمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی کے غیر سرکاری دن پر بیگم نسیم جہاں رکن اسمبلی نے خواتین کی حیثیت متعین کرنے کے لیے ایک کمیشن کے قیام سے متعلق اپنی قرارداد پیش کی۔ محرکہ نے تقریر کا خلاصہ عورتوں کو حقوق کے نام سے آزادی کا مطالبہ کرنا تھا۔ اس طرح اسمبلی میں عورت کے معاشرہ میں مقام اور ترقی پسندی اور آزادی کی حسن و قبح زیر بحث آئی۔ اس دن شیخ الحدیث مولانا عبد الحقؒ کی تقریر سب سے مفصل اور دل چسپ اور اعتدال پر مبنی قرار دی گئی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تقریر میں کہا۔

محترم سپیکر صاحب! میں بیگم صاحبہ کی قرارداد پر مختصراً کچھ عرض کروں گا۔ اسلام نے عورتوں کو جو عزت دی ہے۔ کہیں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ وہ بھی زمانہ تھا کہ جب لڑکی پیدا ہو جاتی تھی تو یہ چیز شرمندگی اور ذلت کی بات سمجھی جاتی تھی۔ اس کا چہرہ شرم کے مارے سیاہ پڑجاتا تھا۔ اسلام نے آکر ہمیں بتایا کہ جس کی لڑکی پیدا ہو۔ یہ بھی اللہ کی نعمت ہے اور اللہ کا شکر ادا کیا جائے اور شکرانہ میں ایک دنبہ عقیقہ کرے۔ اس کے بعد بچی بہن بیٹی کا پالنا بھی عظیم اجر و ثواب کا عمل بتلایا گیا۔ ترمذی شریف میں حدیث ہے کہ حضور اقدسؐ نے فرمایا کہ جس نے دو بہنوں بیٹیوں کو اچھی طرح پالا۔ تربیت دی۔ تو وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا اس سے بڑھ کر فضیلت اور عزت کیا ہوگی۔ کسی قوم میں یہ نہ تھا کہ عورتوں کو وراثت دی جائے یہ اسلام ہی تھا جس نے باپ بھائی شوہر بیٹے کی میراث میں بھی عورت کو حق دار بنایا اسلام نے زمین دولت جائداد، نقدی ہر اثاثہ میں اسے حصہ دیا۔ لڑکے کو دوہرا اور لڑکی کو ایک حصہ اور یہ بھی اس لیے کہ مردوں کی ذمہ داریاں بھی دوہری ہیں۔ ہیں۔ مرد پر دوہرا بوجھ ہے۔ بلوغ سے قبل اولاد کا نان و نفقہ والد کے ذمہ ہوتا ہے مگر لڑکی کے بارہ میں شرعی قانون یہ ہے کہ بلوغ کے بعد بھی شادی تک لڑکیوں کا خرچ اخراجات والدین کے ذمہ ہے۔ لڑکیوں کا بلوغ کے بعد نان و نفقہ کا کوئی حق نہیں شادی ہو جانے کے بعد ایک تو مرد اسے مہر دے گا۔ اس کے علاوہ نان و نفقہ سکونت بھی شوہر کا ذمہ ہے۔ خدا اور رسول کے بعد سب سے بڑا مہربان والد، دادا ہوتا ہے۔ ان دونوں نے اگر لڑکی کی نابالغی میں شادی کرا دی تو وہ چونکہ بے حد مشفق ہیں اور بچی اپنا نفع نقصان نہیں سمجھ سکتی اس لیے یہ نکاح نافذ ہوگا۔ پھر بھی بلوغ تک پہونچنے کے بعد فقہی تفصیلات ہیں لیکن جب لڑکی بالغ ہوگئی تو باپ دادا بھی اس کی مرضی کے بغیر اس کی شادی نہیں کرا سکتا۔ وہ اپنی لڑکی سے پوچھے گا۔ ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، کہا۔ ہمارے اپنے نفس پر نکاح کا حق ہے یا نہیں۔ پھر عرض کیا کہ میرے والد نے میرا نکاح مجھ سے پوچھے بغیر پڑھا دیا ہے۔ تو کیا ہم سے پوچھنے کا حق تھا یا نہیں۔ حضور اقدسؐ نے فرمایا کہ نہیں تیری مرضی کے بغیر نکاح تیری مرضی پر موقوف ہے۔ اگر نافذ کراؤ، تب بھی نہ چاہو تب بھی مرضی ہے۔ عورت نے کہا یا رسول اللہؐ مجھے اب والد ہی کا نکاح منظور ہے۔ مجھے ان پر بدگمانی نہیں۔ محض یہ معلوم کرنا تھا کہ کیا ہمیں اپنے نفس پر اختیار نہیں۔ اس سے

معلوم ہوا کہ مرضی کو کتنا دخل ہے۔ الغرض نکاح کے بعد روٹی کپڑا مکان یہ سب کچھ شوہر کے ذمہ لازم ہے۔ وہ روٹی کپڑا اپنی حیثیت کے مطابق دے گا۔ یہ نہیں کہ دس ہزار کمائے تو ساری دولت داشتاؤں پر خرچ کرے۔ بیوی بچوں کا پوچھے بھی نہیں۔ اگر استطاعت ہے تو پلاؤ مرغ کھلائے گا۔ نکاح کے بعد اس کا سکونتی گھر شوہر کے ذمہ لازم ہے۔ ملکیتی نہ ہو تو نہ ہو۔ پھر وہ بیوی گھر کی ملکہ ہے شریعت کے مطابق اگر شوہر غنی ہے تو بچے کے دودھ کے لیے دایہ بھی مہیا کرے۔ اگر ماں نہ دینا چاہے تو دودھ پلانے والی لاکر اس کی تنخواہ شوہر برداشت کرے۔

گھر کا کام کاج بھی بیوی پر لازم نہیں اگر اپنے تبرع اور احسان کے طور پر کرے تو بہتر ورنہ شوہر اگر استطاعت رکھتا ہے تو بیوی کے لیے گھریلو کام کے لیے ملازم رکھنے کا بھی پابند ہے۔ یہ سب اسلام کے احسانات ہیں اور ہر قسم کے حقوق اسلام نے عورتوں کو دے دیئے۔

ہم نے یورپی تہذیب کی تقلید میں اور جہالت کی وجہ سے اسلام کو ہوّا سمجھ لیا ہے۔ ایک اور بات یہ ہے کہ حقوق الگ چیز ہیں اور اس نام پہ آزادی اور ترقی پسندی الگ چیز۔ اسلام عورتوں کو بے پردگی کی آزادی نہیں دیتا۔ یہ خطرات سے مقابلہ ہے۔

آپ دودھ، گوشت بلی کے سامنے رکھ کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اس میں دخل اندازی نہ کرے۔ اسلام عورت کو غنڈوں بدمعاشوں بلّوں اور کتّوں سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ وہ اسے ہیرے اور جواہرات کی طرح حفاظت کی چیز سمجھتا ہے۔

آج ہم عورت کی تذلیل دیکھ رہے ہیں مغربی تہذیب کی وجہ سے وہ شمع محفل بن گئی۔ ٹکے ٹکے کی چیزوں پر اس کی ننگی تصویر، ہر صابن پر اس کی تصویر، ہر چیز کے بیچنے کے لیے عورت کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اخبارات میں اس کی عریاں اور بے ہودہ تصویر چھپتی ہے۔ ہر مرد کی نگاہ ہوس اس پر پڑتی ہے اور اسے یورپ نے کھلونا بنا دیا ہے۔ یہ ترقی نہیں تحقیر اور تذلیل ہے میں بیگم نسیم جہاں کی قرارداد پر گزارش کروں گا کہ بے شک عورتوں کی حیثیت کا کمیشن بنایا جائے حق طلب کیے جائیں مگر وہ حقوق جو اسلام کے دائرہ میں ہوں مخلوط تعلیم نے اور بازاروں میں گھومنے پھرنے سے عورت پر ظلم ہو رہا ہے

اسلام نے حج جیسی عبادت کے لیے بھی عورت کو بغیر محرم سفر کرنے کی اجازت نہیں دی۔ یہاں بیرونی دوروں اور تفریحات کو حقوق کا نام دیا جا رہا ہے۔ بہر حال میں اس قرارداد کے سلسلہ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ عورتوں کی ان تمام سرگرمیوں اور ترقیوں کو اسلام کے دائرہ میں لایا جائے جو اسلامی احکام کے خلاف ہوں۔

بقیہ صفحہ ۵۶۰: مسلمات کی متفقہ تعریف

کو نبوت ملی۔ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگر قیامت سے پہلے تشریف لائیں تو ان کو تو نبوت پانچ سو برس پہلے ہی مل چکی ہے۔ ان کا آنا آخری نبی نہ آنے کے منافی نہیں۔ آپ کے بعد قیامت تک کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی اور کتاب وسنت کا وہی مفہوم لیا جائے گا جو خیر القرون میں تھا۔ پس جب کہ ہمارے آئین میں یہ دفعہ رکھی گئی ہے کہ ملک کا سربراہ مسلم ہو گا تو ہم آپ کی وساطت سے اپنے معزز وزیر قانون سے استدعا کرتے ہیں کہ یہاں علماء کے جتنے طبقے موجود ہیں، سب کو اس مفہوم پر میرے ساتھ متفق ہی پائیں گے۔ یہاں جس نظریہ کے لوگ بھی ہیں آپ ان سے تصدیق کر سکتے ہیں۔ کسی کو اس مفہوم پر اختلاف نہیں ہے اور اسلامی آئین کی اس دفعہ میں وہ مفہوم اور معنی شامل کیے جائیں جو میں نے بیان کیے ہیں، تو انشاء اللہ بہت سی مشکلات اور مسائل سے نکل جائیں گے۔

حضرت کی تقریر کو صرف پانچ چھ منٹ گزرے تھے۔ اور کئی اہم امور پر گفتگو باقی تھی کہ اسپیکر نے وقت ختم ہونے کا اعلان کر کے تقریر ختم کرا دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں تو تنہا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور قافلہ بنتا گیا